تابع ہونے کی مشق اور ترقی میں دوہرا معیار

وقت اور دوبارہ میں مسیحی مقررین اور مصنفین کو عورتوں کو اپنے شوہروں کے لیے فرمانبردار بننے (یا تابع ہونے) کی یاددہانی کرانے کو سُنتا ہوں[1]۔ کچھ کلیسیائیں اور منسٹریز ایسی حد کے لیے بیوی کے فرمانبردار ہونے پر زور دیتی اور تفصیل بیان کرتی ہیں، کچھ کے لیے، بیوی کا فرمانبردار ہونا سرایت کرنے والا اصول بن چکا ہے جو گہرے طور پر عورت کے اپنے فہم پر اثر انداز ہوتا ہے اور عورت کی زندگی کے ہر پہلو پر اثر ڈالتا ہے جس میں اُس کا گھر میں، کلیسیا میں، جبری کام اور معاشرے میں مقام اور کردار، اور بلاشبہ، شادی میں اُس کا مقام اور منصب شامل ہے[2]۔

شادی میں بیوی کے فرمانبرداری ہونے کی حدود؟

پریشان کرنے کے طور پر، کچھ مسیحی بیوی کے فرمانبردار ہونے کی حدود اور مقدار پر کام کرنے کی کوشش کر چکے ہیں اور یہ حد بندی کرنے کی کوشش کر چکے ہیں کہ ضرر رساں اور تکلیف دہ رویے کی کونسی اقسام اور مقدار ایک بیوی کے لیے اُس کے اپنے خاوند کی مزاحمت کرنے سے پہلے لاگو کرنا چاہیے، جو اپنے خاوند کو "نہ" کہتی ہے، یا یہاں تک کہ شادی کو چھوڑ دیتی ہے[3]۔ مجھے یہ ایسے لگتا ہے جیسے جب ہم عورتوں کے خلاف بدسلوکی اور بُرے رویوں کی اِن اشکال کی گنتی کرنا اور اِسے بیان کرنا شروع کرتے ہیں، ہم مکمل طور پر نقطے کو کھو چکے ہوتے ہیں۔ بائبل میں کسی ہدایت یا قانون کا نقطہ انصاف ہے، رحم اور خدا ترسی ہے (زکریاہ 9:7-10، متی 23:23، رومیوں 13:9-10)۔ انصاف، رحم اور خدا ترسی الٰہی خیالات اور مقاصد ہیں جو ہمارے ذہنوں اور دلوں کا اگلا دستہ ہونا چاہییں جب کسی بائبل کے اصول کو عمل شکل کے لیے رکھا جاتا ہے۔

دونوں پطرس اور پولس نے بیویوں کو اپنے شوہروں کے تابع رہنے کی ہدایت کی (افسیوں 5:21-22، کلسیوں 3:18-19، ططس 2:5، 1 پطرس 3:1)۔ بہر حال فرمانبردار ہونے کا تصور کو بہت سے مسیحیوں سے بڑھا چڑھا کر بیان کیا جا چکا ہے۔ تابع ہونا درحقیقت مزاحمت اور بغاوت کرنے کے بالکل اُلٹ ہے۔ پطرس اور پولس بیویوں سے چاہتے تھے کہ وہ اپنے شوہروں کے ساتھ تعلق رکھیں، مدد کرنے اور ہم آہنگ شادیوں میں، اور اُن سے منحرف نہ ہوں۔ نہ ہی پطرس یا پولس نے لکھا کہ بیویوں کو لازماً اپنے شوہروں کی فرمانبرداری کرنی ہے[4]۔

دونوں پطرس اور پولس نے مسیحی تعلقات میں باہمی، متبادل اطاعت کرنے کے بارے بھی لکھا (افسیوں 5:21، 1 پطرس 3:7)[5]۔ اور اُنہوں نے لکھا کہ شوہروں کو اپنی بیویوں کے لیے پرواہ کرنے والے اور اُن کے آرام کا خیال رکھنے والے ہونا چاہیے، اور قربانی دینے والے محبت کرنی چاہیے اور اُن کا احترام کرنا چاہیے۔ بہت سی کلیسیاؤں میں شوہروں کے لیے اِن ہدایات کو شاذ و نادر ہی اپنانے کے لیے اصرار کیا جاتا ہے جتنا زیادہ رسولوں کی ہدایات بیویوں کے لیے کہی جاتی ہیں۔

اعلیٰ حکومتوں کے لیے فرمانبرداری کی حدود؟

ناصرف پطرس اور پولس نے مسیحیوں کو باہمی طور پر ایک دوسرے کی فرمانبرداری کرنے کی ہدایت دی، بلکہ مسیحیوں کو اعلیٰ حکومتوں کی اطاعت (یا تابعدار) ہونے کی ہدایت بھی کی۔

"ہر شخص اعلیٰ حکومتوں کا تابعدار رہے کیونکہ کوئی حکومت ایسی نہیں جو خدا کی طرف سے نہ ہو۔ اور جو حکومتیں موجود ہیں وہ خدا کی طرف سے مقرر ہیں۔ پس جو کوئی حکومت کا سامنا کرتا ہے وہ خدا کے انتظام کا مخلاف ہے اور جو مخالف ہیں وہ سزا پائیں گے۔ رومیوں 13:1۔2۔

"اُنکو یا دولا کہ حاکموں اور اختیار والوں کے تابع رہیں اور اُنکا حکم مانیں اور ہر نیک کام کے لیے مستعدر ہیں۔۔۔ ططس 3:1۔

خداوند کی خاطر انسان کے ہر ایک انتظام کے تابع رہو، بادشاہ اِس لیے کہ وہ سب سے بزرگ ہے۔۔۔ 1 پطرس 2:13۔

جو مجھے حیرت زدہ کرتا ہے یہ کہ، حکومتوں کے تابعدار ہونے کے لیے مسیحیوں کے لیے واضح نصیحتوں کے علاوہ، میں نے مسیحی مقررین اور مصنفین کو اس پر زور دیتے یا اصرار کرتے ہوئے نہیں سُنا کہ مسیحی شہریوں کو اُن کی حکومتوں کی مضر پالیسیوں اور اعمال کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔ اِس کے برعکس، میں بہت سے مسیحیوں کو حکومتی پالیسیوں کی مزاحمت کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جنہیں وہ معاشرے کے لیے مضر اور غیر بائبلی ہونے کے طور پر قیاس کرتے ہیں۔ بہت سے مسیحی یہاں تک اپنے ذاتی گروہ تشکیل دے چکے ہیں۔ امریکہ میں چائے پارٹی کی تحریک حکومتی پالیسی کے لیے مسیحیوں کی بھرپور مخالفت ہے۔ یہ مسیحی اپنی حکومتوں کی تنقید کرنے کے بارے معمولی سا وزن بھی نہیں رکھتے اور دوسرے مسیحیوں کو اُن کی مخالفت میں ساتھ دینے کے لیے حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ طنزیہ طور پر، اِن میں سے بہت سارے ایسے ہی مسیحی یہ اصرار کرنا جاری رکھتے ہیں کہ بیویوں کو مکمل طور پر اپنے شوہروں کے تابع ہونے کی ضرورت ہے، یہاں تک کہ شوہروں کے لیے جو بے دین اور تکلیف دہ رویوں اور چال چلن کو پیش کرتے ہیں۔ کیسا فریب!

کلیسیا کو بُرا نام دینا۔

ایک چیز جس کے لیے بہت سی کلیسیائیں سوچ بچار کرنے میں ناکام ہو چکی ہیں (جب اُنہوں نے تابع ہونے کے بارے اپنے نظریات قائم کیے) یہ وجہ ہے کہ کیوں پولس اور پطرس نے بیویوں اور شہریوں کو تابع رہنے ہدایت کی۔ شاگردوں نے، بنیادی طور پر، اِن ہدایات کو لکھا، تاکہ پہلی صدی کی کلیسیا اپنے مشرک ہمسایوں کے درمیان خراب نام کو حاصل نہ کریں، پس انجیل کے پیغام کو پھیلانے سے روکنے کے لیے (دیکھیے ططس 2:4۔5، 1 تیمتھیس 5:14، 6:1)۔ پطرس اور پولس نے مسیحی بیویوں کو اپنے غیر نجات یافتہ شوہروں کے تابع ہونے کی بھی ہدایت کی، یہ اُمید کرتے ہوئے کہ یہ شاید اُن کے شوہروں میں تغیر کو لائے گا۔ انجیل کو پھیلانا بنیادی سبب تھا جسے شاگرد مسیحیوں کو تابع ہونے کے لیے چاہتے تھے۔ بہر حال، مسیحی شادی میں، خدائی خیال یہ ہے کہ شوہر اور بیوی کو باہمی اطاعت کے ساتھ رہنا ہے، ایک دوسرے کی عزت اور احترام کرتے ہوئے۔

میں دراصل محسوس کرتا ہوں کہ کلیسیائیں جو بہت زور دیتی ہیں اور یہاں تک کہ بیوی کی تابعداری کے لیے جذباتی ہیں وہ ہم عصر معاشروں میں کلیسیا کو بُرا نام دے رہے ہیں جہاں مرد کی فضیلت اور جنسی تعصب کو غیر اخلاقی قیاس کیا جاتا ہے۔ مزید براں، تابع ہونے کے متعلق کچھ مردوں کے ظالمانہ اور مزاحمت کرنے والے نظریات اور عورتوں کے بے حد رومانی اور تفصیلی نظریات، سچے طور پر آزادی اور مساوات کو پیش نہیں کرتے ہیں، یا یسوع کی خوشخبری کے مشن کو پیش نہیں کرتے ہیں۔

نتیجہ

کیا آپ کا ''فرمانبرداری'' کا نظریہ پائمل عورتوں کے لیے رحمدل ہے؟ کیا آپ دوہرے معیار کو رکھتے ہیں کہ مسیحی حکومت اور اس کی پالیسیوں کی مخالفت اور تنقید کر سکتے ہیں، لیکن عورت سوال نہیں کر سکتی، یا اپنے شوہر کی درخواست یا اعمال میں حصہ لینے سے انکار نہیں کر سکتی ؟ کیا آپ کا کلیسیا کو بُرا نام دینے کے لیے فرمانبرداری کا نظریہ پائمل لوگوں کو ہم عصر معاشرے میں انجیل کو غیر دلچسپ بنا رہا ہے جو جنسی مساوات کی قدر کرتے ہیں؟

اختتامیہ نوٹس

[1] کچھ کلیسیائیں اور منسٹریز یہاں تک بیان کرتی ہیں کہ عورتوں کو تمام آدمیوں کے تابع ہونا چاہیے۔ یہ غیر بائبلی اور باطنی طاقت کے طور پر مضر تعلیم ہے۔

[2] کچھ مسیحی دائروں میں بیوی کے تابع ہونے کا سادہ تصور زندگی کی تفصیل اور ایجاد میں بدل چکا ہے۔

[3] کچھ مسیحی کہتے ہیں کہ بیوی کو اِس کے ساتھ کھڑے ہونا چاہیے، اور اُس کے تابع ہونا چاہیے، ہر اُس بدسلوکی کے جو اُس کے شوہر کی طرف سے ہو۔

[4] کنگ جیمس ورژن میں ططس 5:2 (بااختیار ورژن) کہتی ہے کہ بوڑھی عورتوں کو جوان بیویوں کو اپنے شوہروں کے تابع ہونے کے لیے سکھانا چاہیے۔ بہر حال، یونانی لفظ ''فرمانبردار'' اِس آیت میں رونما نہیں ہوتا۔ اِس لفظ کو ''تابع'' ہونے کے طور پر ترجمہ کیا جانا چاہیے تھا۔

[5] 1 پطرس میں لفظ ''تابعدار'' کے استعمال کے لیے یہاں ڈیوڈ ہائیز کے مضمون کو دیکھیے: